THE AL FAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید الله یؤتیه من یشاء والله واسع

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ❖ اسسٹنٹ:۔ مہر محمد خان

نمبر ۹۰ | مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳[illegible] | جلد ۹

فہرست

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ (۱۹ مئی) میں روزہ سے تقویٰ حاصل ہونے کی ۱۲ وجوہات بیان فرمائیں۔ اور آخری عشرہ میں خاص طور پر دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ❖

۱۸ مئی کی صبح سے دارالامان کی مساجد میں حسب ذیل تعداد میں معتکفین بیٹھے۔ مسجد مبارک ۱۵ اصحاب مسجد اقصیٰ ۲۷ اصحاب۔ مسجد نور ۲ اصحاب ❖

انگریزی اخبار البشریٰ کا پہلا پرچہ ۲۰ مئی کو شایع ہو گیا ہے منتظمین اخبار نے انگریزی پرچہ یہاں بھی منگوا لیا ہے اور آئندہ اخبار اسی پرچہ کیا کریگا۔

آخری عشرہ رمضان کے متعلق
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ارشاد

۱۹ مئی سنہ ۱۹۲۲ء بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے متعلق ایک نہایت ضروری اور اہم تقریر فرمائی۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ احباب تک جلد سے جلد پہنچانے کے لئے جس قدر کوشش ممکن تھی۔ کی گئی ہے۔ ہر جگہ سیکرٹریوں کو دوستوں کو جمع کرکے یہ تقریر سنا دینی چاہیے۔ اور اس پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کرنی چاہیے۔ تاکہ ان بابرکت ایام میں جماعت کی مجموعی دعائیں خدا تعالیٰ کے خاص فضل جذب کرنے کا

باعث بن سکیں۔ (ایڈیٹر)

وقت کی کمی کی وجہ سے خطبہ جمعہ میں یہ باتیں نہیں بیان کر سکا اسلئے اب بیان کرتا ہوں۔

میں نے بتایا ہے (خطبہ جمعہ میں) کہ یہ دن جو

رمضان کا آخری عشرہ

ہیں۔ خاص طور پر دعاؤں کی قبولیت کے دن ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان کے ان آخری دنوں میں ایک ایسی رات آتی ہے۔ جو بہت ہی مبارک ہوتی ہے۔ اس میں خاص طور پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور یادداشت کی بنا پر فرمایا ہے کہ وہ

طاق رات

ہے۔ فرمایا۔ ان میں خصوصیت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں

خاص برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ اب بھی یہ رات رمضان کے ان دنوں میں سے جو باقی ہیں کسی ایک میں ہوگی۔ کیونکہ یہ رات صرف اسی سال کے لئے نہ تھی جیسی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتائی گئی۔ بلکہ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔ اور اولیاء اللہ کے تجربہ سے ثابت ہے یہ ہر سال آتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشوف اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات

۲۷ر رمضان المبارک

کو ہوتی ہے۔ اور یہ بات اور اولیاء کے تجربہ سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ ۲۷ر کو ہی آئے ہو سکتا ہے کہ ۲۵ر کو آجائے یا ۲۹ر کو آجائے۔ کیونکہ یہ بھی تجارب سے ثابت ہے۔ لیکن یکم۔ بلحاظ تاریخوں میں ہی اس کا آنا ضروری نہیں۔ بلکہ جفت میں بھی آجاتی ہے۔ ممکن ہے ۲۲ر کو آجائے یا ۲۴ کو یا ۲۸ کو۔ مگر یہ اور بھی کم ہو سکتی ہے زیادہ کثرت سے ۲۷ر رمضان کو ہی آتی ہے۔ اور ۲۷ کے عدد میں بعض خاص خصوصیتیں ہیں ؎

اگرچہ اس رات میں خاص برکات نازل ہوتی ہیں۔ لیکن چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس آخری عشرہ میں اس رات کو دریافت کرو۔ اور اس غرض کے لئے سارے عشرہ میں کثرت سے دعائیں کی جاتی ہیں۔ اسلئے سارا عشرہ ہی دعاؤں کی وجہ سے بابرکت ہو گیا ہے۔ اور یہ ہی بات ہے کہ ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس خاص بات کو بھول گئے آپ کا یہ بھولنا مقدر ہوا۔ لیکن اس لحاظ سے

بابرکت

ہی ہو گیا کہ اس رات کو تلاش کرنے کے لئے دس دن تک دعائیں کی جاتی ہیں۔ اور اس طرح یہ دس ہی دن بابرکت ہو گئے۔ کیونکہ لوگ ان دنوں میں خاص طور پر دعائیں کرتے ہیں۔ پس ان مبارک ایام میں تم لوگ پہلے اپنی ذات کے لئے دعائیں

کرو۔ مگر یاد رکھو۔ اور خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ دعا گداز سے قبول ہوتی ہے۔ جب تک تم اپنے اندر گداز نہ پیدا کرو گے دعا قبول نہیں ہوگی۔ ورنہ دعا کرنے کا کوئی فائدہ ہوگا۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بہت لوگ

خدا کے مقابلہ میں بھی تکبّر

کرتے ہیں۔ بیشک ایک آزاد اور حُر انسان پسند نہیں کریگا کہ کسی کے آگے اپنا سر جھکائے۔ مگر کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ کے آگے پانچ وقت سر جھکایا جاتا ہے۔ اس سے کیا ظاہر نہیں ہے کہ بندوں کا بندوں سے اور تعلق ہوتا ہے اور خدا سے اور۔ مگر بہت ہیں جو دعا کرتے ہیں۔ مگر انکی آنکھیں۔ ان کا دل۔ ان کا دماغ۔ ان کا سینہ دعا کا مؤید نہیں ہوتا۔ ان کی آنکھیں پُرنم نہیں ہوتیں۔ ان کا دل پگھل نہیں رہا ہوتا۔ ان کا دماغ یکسو ہو کر خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا ان کا سینہ جوش سے اُبل نہیں رہا ہوتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انکی دعا اسی طرح ہوا میں اُڑ جاتی ہے جس طرح گرد اُڑ جاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ آزاد اور آپ سے بڑھکر زیادہ حُر کون ہوگا۔ مگر آپ کی نسبت آتا ہے۔ کہ آپ جب دعا کرتے تھے۔ تو بعض اوقات آپ کے سینے سے اس طرح آواز نکل رہی ہوتی تھی۔ جس طرح کہ ہنڈیا اُبل رہی ہے۔ اور اسقدر روتے تھے کہ ریش مبارک تر ہو جاتی تھی۔ مگر بہت لوگ ہیں۔ جو اپنی عادتوں کے مطابق خدا تعالیٰ سے بھی تکبر کرتے ہیں اور

دُعاؤں میں رعونت

ناپسند کرتے ہیں۔ یوں رونا تو ناپسند کرتے ہی ہیں۔ اور ناپسند کرنا چاہئیے۔ مگر ہر جگہ رونا وہ بھی ناپسند نہیں کرتے۔ کیا جب ان کا کوئی عزیز مرتا ہے تو نہیں روتے۔ روتے ہیں لیکن خدا کے حضور رونا خلاف شان سمجھتے ہیں۔ جس کی وجہ تکبر ہے۔ اور تکبر کی وجہ سے ان کی دعا میں سوز و گداز نہیں پیدا ہوتا۔ اور وہ دعا جو سوز و گداز نہیں رکھتی۔ دعا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے جھوٹ بولنا اور تمسخر کرنا ہے۔ اور ایسی دعا بجائے قبول کئے جانے کے رد کی جاتی ہے۔ اسلئے میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ

دُعاؤں میں گداز

پیدا کرو۔ گداز کا مطلب کیا ہوتا ہے یعنی ایسی گرمی اپنے اندر پیدا ہو جائے کہ جس کے سبب سے دل پگھل جائے۔ آنکھوں سے آنسو رواں ہوں۔ اور دل پانی پانی ہو کر بہ رہا ہو۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب دعا قبول ہوتی ہے۔ پس وہ حالت جو تکبر کی ہے یا جسے وضعداری کہا جاتا ہے خدا کے سامنے اسے بالکل ترک کر دو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جس قدر زیادہ کوئی انکساری کرتا ہے اتنی ہی زیادہ اسے بڑائی ملتی ہے۔ ایسی حالت پیدا کرنے کے بعد جب دعا کرو گے تو قبول ہوگی۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں تم اپنے رشتہ داروں۔ عزیزوں اور دوستوں کیلئے دعا کرو۔ وہاں تمہاری دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی اور اسلئے بھی کہ یہ تمہارا فرض ہے ضروری ہے کہ

اسلام کی اشاعت اور شوکت

کیلئے بھی دعائیں کرو۔ جب تم خدا تعالیٰ سے یہ کہو گے کہ الٰہی ساری دنیا میں اسلام کی شوکت ظاہر کر۔ اور کفر کو مٹا دے اسلام کی تبلیغ کیلئے رستے کھولدے ہمیں اس کے صحیح ذرائع بتا اور ان کے استعمال کی توفیق بخش پھر اس کے بابرکت نتائج پیدا کر۔ اسلام پر جو مشکلات آئی ہیں انہیں دور کر۔ اسلام سے نفرت کرنے والوں کے دلوں میں اسکی محبت ڈال ہمیں وہ دلائل سمجھا۔ جن کا لوگوں پر اثر ہو۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ان دلائل کو ہم لوگوں تک پہنچا سکیں۔ اشاعت اسلام کے رستہ میں جو روکیں ہیں۔ انہیں دور کر دے۔ وہ عادات وہ رسوم اور وہ خیالات جن کی وجہ سے لوگ اسلام کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ان کو بدلنے کی ہمیں توفیق دے۔ لوگوں تک ان باتوں کے پہنچانے سے ہمیں بچا جن کا اثر اسلام کے حق میں مضر ہے۔ اور وہ طریق تبلیغ سمجھا جو صحیح اور درست ہو۔ جب خدا کیلئے تم یہ دعا کرو گے۔ تو تم اپنی ذات کے لئے جو دعائیں کرو گے۔ خدا انہیں قبول کر لیگا۔ خدا تعالیٰ کہیگا۔ یہ میرا کمزور بندہ جب میرے لئے اپنا وقت لگاتا اور میرے دین کی اشاعت کے لئے دعاؤں میں مشغول رہتا ہے اور اپنے لئے دعائیں کرنے کا اسکے پاس وقت نہیں بچتا۔ تو میں اس کی حاجات پوری کر دوں۔ اور جو کچھ یہ مانگتا ہے اسے کم وقت میں ہی منظور کر لوں ؎

پھر اشاعت اسلام کیلئے دعائیں کرنا یوں بھی تمہارے لئے مفید ہے کہ جن لوگوں کا

بڑا جتھا

ہوتا ہے۔ انکی عزت کی زیادتی ہوتی ہے دیکھو ایک انگریز جہاں جائے معزز سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس کا بہت بڑا جتھا ہے مگر تم جہاں جاؤ ذلیل سمجھے جاتے ہو۔ کیونکہ تمہارا بڑا جتھا نہیں ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۲ مئی ۱۹۲۲ء

ایک فرائیدہ رسالہ

حال میں ایک نہایت ہی نامطبوع رسالہ پہنچا ہے جس کے ایک دو لفظ پڑھنے سے ہی علمی مذاق کو صدمۂ عظیم پہنچتا ہے۔ اس کا نام "مہرالعلوم" ہے - اور ایک برخود غلط انسان منشی محمد مہرالدین کے زیر ادارت شائع ہوا ہے۔

مجھے بہت افسوس ہے کہ یہ شخص علوم دینیہ سے بے علم معلوم ہوتا ہے۔ اور پھر اس نے خواہ مخواہ مذہبی مباحث میں اپنے آپ کو اُلجھانا چاہا ہے۔ احمدی اخبارات کے عنوان سے لکھتے ہے:۔

"مذہب مرزائیہ کا بانی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایک اچھا ادیب اور انشاء پرداز شخص تھا۔ جو موجودہ علماء ہند میں صرف بلحاظ اُردو دانی کے خاص درجہ رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے اپنی انشاء پردازی کے ہنر کو مدنظر رکھ کر گورنمنٹ کی معمولی سی ملازمت کو چھوڑ دیا۔ اور مولوی نورالدین صاحب سے کچھ سمجھوتہ کرکے محض حصول زر کی خاطر ایک نئی قسم کی دکانداری کی بنیاد ڈالی الخ"

کس قدر بے ہودگی - بد دیانتی اور جہالت سے بھری ہوئی یہ تحریر ہے۔ جو ایک ایسے رسالہ میں لکھی گئی ہے جسمیں دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ ملک کے مشہور اور مقتدر اخبارات پر بے لاگ اور منصفانہ ریویو کیا جائیگا۔ ہم اپنے برخلاف لکھے جانے سے کبھی جوش میں نہیں آتے۔ کیونکہ جس جماعت کے افراد کے سلسنے کل دنیا کی اصلاح ہو۔ وہ اسقدر کم حوصلہ نہیں ہوتے۔ لیکن آخر انصاف بھی تو کوئی چیز ہے۔ شرافت بھی ایک صفت حسنہ کا نام ہے۔ ایک شخص کے حالات سے آنکھیں بند کرتے ہوئے جو جی میں آئے لکھ دینا کونسی جوانمردی ہے۔ حضرت اقدس کو ایک معمولی انشاء پرداز اور وہ بھی اُردو میں قرار دینا کس قدر لغویت ہے:۔

مضمون نگار کو کیا یہ معلوم نہیں کہ حضور نے کئی کتابیں عربی زبان میں لکھیں اور تحدی سے لکھیں۔ ان کی مثل لانے کے لئے نہ صرف علماء ہند بلکہ علماء عرب و شام و مصر کو بھی چیلنج دیئے - اور کئی کئی ہزار روپے انعام مقرر کئے۔ مگر کوئی مقابل پر نہ آیا۔ قرآن مجید کے مخالفوں کی طرح لو نشاء لقلنا مثل ھذا ہی کہتے رہے یا یعلمہ بشر البتہ کہنے لگے :۔

پس صرف اُردو میں آپ کو انشاء پرداز قرار دینا کس قدر بے دیانتی ہے۔ پھر اگر آپ کی حیثیت صرف ایک اُردو انشاء پرداز کی تھی۔ تو کیا وجہ ہے۔ ملک میں جو بڑے بڑے مقرر اور لکھنے والے موجود ہیں۔ ان کی تحریروں نے کوئی نمایاں اثر انسانی زندگی پر نہیں پیدا کیا۔ مگر آپ کے ذریعہ خدا کے فضل سے کئی لاکھ کی ایک جماعت پیدا ہوگئی۔ جو ارکان اسلام کی خاص طور پر پابند ہے۔ اور جس کا اشد ترین مخالف بھی انکار نہیں کرسکتا۔ میں اسی منشی مہرالدین سے پوچھتا ہوں۔ کہ آج کس کی جماعت کے لوگ ہیں۔ کس کے غلام اور خادم ہیں۔ جو انگلستان میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں اور کس کے ہاتھ پر مغربی قومیں اسلام اختیار کر رہی ہیں امریکہ میں کس کا خادم ہے۔ جس نے مسلمانوں کی ایک جماعت پیدا کردی نائیجیریا میں کس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے ہاتھوں پر کئی ہزار افریقن اسلام قبول کر رہے ہیں کہاں ہیں تمہارے علماء اور سجادہ نشین - بتائیں۔ کہ عملی رنگ میں انہوں نے کیا کیا۔ بجز اس کے کہ ایک مشرک کا اتباع اختیار کرکے خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق ہوئے۔ ع نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے جو جو تجاویز اس نے بہبودی و بہتری کی بتائیں۔ آخر بعد از ہزار رسوائی ان پر خود ہی قلم نسخ پھیرا۔ کبھی ہجرت موجب نجات تھی۔ مگر جب مال و جان کی تباہی کما حقہ ہو چکی۔ تو کہہ دیا۔ ہجرت ٹھیک نہیں۔ پھر بنے بنائے سکولوں کو اجاڑ دیا۔ اور آخر میں کہہ دیا۔ یہ غلطی تھی۔ پھر قید خانہ میں جانا سوراج اور خلافت کے مسئلہ کا بہترین حل بتایا۔ اور آخر میں اس کی نسبت بھی حکم صادر ہوا کہ یہ ٹھیک نہیں۔ اور سارا پروگرام ہی بدلنا پڑا۔ کیا یہی وہ اسلام ہے۔ جس پر تم لوگوں کو ناز ہے۔ اور جس کی بناء پر دوسروں کو کافر قرار دیا جاتا ہے۔ جہل مرکب اس درجہ تک پہنچا ہوا ہے۔ کہ آپ ایک حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ "قادیان ضلع گورداسپور میں ایک گاؤں کا نام ہے"۔ قادیان کو تو خدا تعالیٰ نے ایک پیشگوئی کے ماتحت وہ شہرت دی ہے کہ امریکہ سے بھی ایک خط پر صرف قادیان لکھ کر بھیجدیا جائے۔ تو یہاں پہنچ جاتا ہے۔ اور تم لوگوں کو بتاتے ہو کہ ایک گاؤں کا نام ہے۔ ہاں صاحب قادیان ہے تو گاؤں ہی۔ مگر خدا جسے چاہے۔ وادی غیر ذی زرع میں آباد ہونیوالے گاؤں کی طرح شہرت اور تقدس عطا فرما سکتا ہے :۔

منقد صاحب نے سلسلہ کے اخبارات و رسالجات کا بھی ذکر کیا ہے۔ لیکن اس پر کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خیر سے آپ کی ناواقفیت کا یہ عالم ہے کہ آپ لکھتے ہیں:۔ "الفاروق کے ایڈیٹر سکھ قوم سے احمدی ہوئے ہیں" (یعنی میر قاسم علی صاحب) جس شخص کی واقفیت کا یہ حال ہو۔ جس کے ہوش و حواس کی یہ کیفیت - اس سے مخاطبت محض تضیع اوقات ہے الفضل کے ذکر میں لکھا ہے۔ یہ جماعت مرزا صاحب کو مستقل نبی سمجھتی ہے۔ بالکل غلط محض جھوٹ اور مضمون نگار کا افترا۔

اگر مضمون نگار صاحب ذرا بھی تحقیقات کی کوشش کرتے تو بآسانی صحیح حالات سلسلہ معلوم کرسکتے تھے کیونکہ بفضل خدا ہمارا لٹریچر اسقدر شایع ہو چکا ہے جو تھوڑی سی سعی سے مہیا ہو سکتا اور سہولت سے پڑھا جا سکتا ہے۔ لیکن جو اتنی بھی تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اسے کوئی حق نہیں حاصل ہو سکتا کہ نقاد بن کر ریویو لکھنے بیٹھے۔ اور منصفانہ تنقید کرنے کا دعویدار ہو :۔

خدا ایسے رسالوں سے جماعت اسلامیہ کو محفوظ رکھے جو...

قیدیوں کے متعلق گورنمنٹ سے درخواست

اس سال چونکہ غیر معمولی طور پر [illegible] کے جیسی نجات میں قیدی بند ہیں اور ان میں ایک خاص تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے۔ جو مذہبی احکام کی پابندی ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لیے رمضان المبارک کے آنے پر جو سخت گرمی کے ایام میں آیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ایڈیشنل سکرٹری نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کے چیف سکرٹری کی خدمت میں ایک درخواست بھیجکر مسلمان قیدیوں کے متعلق توجہ دلائی۔ کہ رمضان کے مہینہ میں انہیں مذہبی فرائض کی ادائیگی کیلئے آسانیاں بہم پہنچائی جائیں۔ یہ درخواست اسی پرچہ میں دوسری جگہ درج کی گئی ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ گورنمنٹ کو اس طرف متوجہ کرنے کی کس قدر کوشش کی گئی ہے۔ اگر گورنمنٹ آئندہ کیلئے ان امور کو منظور کرلے۔ تو مذہب کے دلدادہ مسلمانوں میں خاص طور پر جذبہ شکر گذاری پیدا ہو سکتا ہے ✢

کثرت ازدواج اور ایک فرانسیسی مورخ

اگرچہ یورپ صدیوں سے کثرت ازدواج کی وجہ سے اسلام پر اعتراض کرتا چلا آیا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے معقولیت کے ساتھ بھی اس مسئلہ پر غور کیا ہے۔ وہ اس کی ضرورت اور اہمیت کا بھی اعتراف کرتے رہے ہیں۔ حال میں ایک فرانسیسی مورخ وانڈر کے حسب ذیل خیالات اس بارے میں رسالہ مسلم سن رائز میں شائع ہوئے ہیں۔

”سیاسیات میں یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ کہ آیا کثرت ازدواج ہوس کی اشاعت سوسائٹی کیلئے مفید ہے۔ مشرق نے ہر تاریخ میں اس سوال کو حل کیا ہے۔ اور اہل مشرق کے خیال کے مطابق تمام جانوروں میں فطرت کا اصول پایا جاتا ہے۔

جو وقت حمل۔ بچہ جننے اور ایام حیض میں ضائع ہو جاتا ہے وہ اصلاح و تلافی کا متقاضی معلوم ہوتا ہے۔ گرم ملکوں کی عورتیں بہت جلد بانجھ ہو جاتی ہیں۔ کسی گھرانے کے سردار کو جسکی عظمت و فلاح کثرت اولاد میں مضمر ہو۔ کثرت ازدواج کی ضرورت ہے“ ان امور کے علاوہ جو مورخ مذکور نے بیان کئے ہیں۔ اور بھی کئی وجوہ ایسے ہیں جن سے تعداد ازدواج کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں جبکہ یورپ کیلئے بھی اسلام کے دوسرے احکام کیطرح اس پر بھی عمل کرنے کے سوا چارہ نہ ہوگا ✢

وزیر تعلیم پنجاب اور ہندو اخبارات

ایک عرصہ سے ہندو اخبارات میں میاں فضل حسین صاحب ایم اے وزیر تعلیم پنجاب کے خلاف باقاعدہ مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ اور یہ مخالفت یہانتک ترقی کر گئی ہے کہ تھوڑے دن ہوئے جب میاں صاحب موصوف نے مسز سروجنی نائیڈو کو ٹی پارٹی دی جس میں کئی ایک عدم تعاونی معززین کو بھی مدعو کیا۔ جو خوشی سے شامل ہوئے تو ہندو اخبار دیش نے اسے بھی مخالفت کا ایک موقع قرار دے لیا۔ اور لکھا کہ میاں صاحب بعض تعلیمی سرکلر جاری کرکے اور اپنی متعصبانہ روش کے باعث تمام ہندوؤں اور معقول پسند آزاد طبقہ مسلمانوں میں سخت غیر ہر دلعزیز ہو چکے ہیں۔ اپنی کھوئی ہوئی ہر دلعزیزی کو بحال کرنے کے لئے یہ پارٹی دی ہے۔ اور اسی سلسلہ میں اور کئی ایسی باتیں لکھیں جنہیں میاں صاحب کی عزت و شہرت کو صدمہ پہنچانے والی سمجھا گیا ہے۔

میاں صاحب کا قصور صرف یہ ہے۔ کہ انہوں نے محکمہ تعلیم میں مسلمانوں کو ۴۰ فیصدی حقوق دینے کی تجویز کی ہے جسے کوئی انصاف پسند متعصبانہ روش اور ہندو مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش سے تعبیر نہیں کر سکتا۔ کیونکہ پنجاب میں مسلمانوں کی آبادی ۵۵ فیصدی ہے۔ اور اگر اس بات کو نظر انداز بھی کر دیا جائے کہ مسلمان تعلیمی لحاظ سے دوسری اقوام سے بہت پیچھے ہیں جنہیں دوسروں کے ساتھ ملانا گورنمنٹ کا فرض ہے۔ تاہم آبادی کے تناسب کی رو سے بھی ۵۵ فیصدی حقوق ملنے چاہئیں۔ حالانکہ وزیر تعلیم نے صرف ۴۰ فیصدی تجویز کئے ہیں۔ لیکن ہندو صاحبان کو یہ بھی گوارا نہیں۔ اور چونکہ نہیں چاہتے کہ مدت سے مسلمانوں کے جن حقوق پر قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ وہ اگر سارے نہیں تو کچھ ہی واپس کر دیں۔ اسلئے میاں صاحب کی پالیسی کو ہندو مسلمانوں کا سوال بنا رہے ہیں جو بہت افسوسناک امر ہے۔ اور خاصکر اسوقت جبکہ ایک طرف ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے راگ گائے جا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف گورنمنٹ سے قطع تعلق پر زور دیا جا رہا ہے۔ اس سے تو یہ سمجھا جائیگا۔ کہ ہندو صاحبان اتحاد کے دعویٰ کو اسی وقت تک قائم رکھ سکتے ہیں جب تک ہر بات ان کی منشا کے ماتحت سرانجام پائے۔ ہم ہمارا ان وطن کو مشورہ دینگے۔ کہ باہمی اتحاد کے لیے ایک دوسرے کے جائز حقوق کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اور جب تک اس پر عمل نہ کیا جائیگا حقیقی اتفاق نہیں حاصل ہو سکتا ✢

موپلوں کے خلاف آریوں کی جدوجہد

ایک عرصہ سے موپلوں کے خلاف آریہ اخبارات میں ان آریہ ایجیٹیٹروں کی رپورٹیں شائع ہو رہی ہیں۔ جو مالابار کے ہندوؤں کو مالی امداد دیکر ”آریہ“ بنانے کیلئے بھیجے ہوئے ہیں۔ ان رپورٹوں میں ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنانے اور ان پر مظالم کرنے کے ایسے فرضی اور بناوٹی قصے بیان کئے جا رہے ہیں۔ جن کو پڑھکر ہندوؤں میں نہ صرف مصیبت زدہ موپلوں کے متعلق سخت نفرت اور حقارت پیدا ہو رہی ہے۔ بلکہ اسلام کے خلاف بھی سخت غلط فہمی پھیل رہی ہے لیکن افسوس کہ سوائے ”معاصر وکیل“ کے اور کسی مسلمان اخبار نے اس کے ازالہ کی طرف توجہ نہیں کی۔ حالانکہ خود معزز ہندوؤں کی شہادتیں آریوں کے بیان کردہ قصوں کی تردید کر رہی ہیں جن کی غرض محض مالابار کے ہندوؤں کو آریہ بنانے کے لئے روپیہ وصول کرنا اور اسلام سے لوگوں کو متنفر کرنا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس قسم کی منضبط کوششوں کے مضرات کو دور کرنا مسلمان اخبارات کا اولین فرض ہونا چاہیے۔ اتفاق اتحاد بیشک اچھی چیز ہے۔ لیکن اسی وقت تک کہ فریقین میں اپنی حفاظت کی قوت اور ہمت ہو۔ اور بوقت ضرورت اس کا اظہار بھی ہو۔ ورنہ ایک طرف سے بیجا [illegible] پر خاموش رہنا اور خاصکر ایسی حالت میں خاموش رہنا جبکہ مذہب تک اثر پہنچتا ہو۔ سخت بے غیرتی ہے ✢ آریہ اخبار اگر فرضی قصے شائع کرکے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کر سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے مسلمان اخبار ان کی تردید نہیں کر سکتے۔ اسی طرح آریہ ایجیٹیٹ اگر مالابار کے ہندوؤں کو آریہ بنانیکی کوشش کر سکتے ہیں۔ تو مسلمان کیوں ایسے لوگوں کو اسلام میں نہیں رکھ سکتے۔ جن کے متعلق بمبئی کرانیکل کے خاص رپورٹر کی جو ہندو ہے شہادت ہو۔ کہ ”وہ ہندو نیچ ذات کے تھے جو بالعموم اپنی رضامندی سے اسلام قبول کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ہندو دیش کے اندر اپنی ذلیل حالت کو چشم پسندیدگی سے نہیں دیکھتے“

مکتوبات امام علیہ السلام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے افسر ڈاک)

خدا تعالیٰ سے دعا مانگنا

حضور نے لکھوایا:۔ یہ خیال پیدا ہوتا کہ چونکہ خدا کو ہماری مشکلات اور ضروریات کا علم ہے۔ اسلئے دعا کی کیا ضرورت ہے۔ ٹھیک نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دعا کو محض اسلئے نہیں رکھا کہ اسکو علم نہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا جو اس نے ہمیں سکھائی ہے تو کیا خدا کو علم نہیں۔ کہ انسان کو ہدایت کی ضرورت ہے معلوم ہوا۔ کہ خدا کی غرض دعا سے اور ہے۔ اور اسکی دو غرضیں ہیں۔ ایک دعا کے ساتھ براہ راست تعلق رکھنے والی ہے۔ اور دوسری بالواسطہ طور پر مقصود ہے۔ مثلاً انسانی ترقی کے لئے خدا نے ایک قانون بنایا ہے۔ اور وہ قانون یہ ہے۔ کہ بعض چیزیں وہ کوشش سے دیتا ہے۔ اور بعض بغیر کوشش کے۔ پھر کوشش دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک رحیمیت کے جذب کرنیوالی اور ایک رحمانیت کے جذب کرنیوالی مثلاً ایک تو یہ کہ اعمال کے ذریعہ سے انسان اللہ تعالیٰ کے فضل انعام اور مدد کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے دوسرے یہ کہ بندہ اس سے دعا کرتا ہے۔ اور عاجزی اور انکساری کرتا ہے۔ تب خدا اس کی مدد کرتا ہے۔ اسی طرح خدا نے قانون بنا دیا ہے۔ کہ جب تک بندہ رحیمیت اور رحمانیت کے ماتحت دعا نہ کرے۔ وہ اس کی ضروریات کو پورا نہیں کرتا۔ گو وہ جانتا ہو۔ یہ قانون اس نے کیوں بنایا ہے۔ یہ لمبی بات ہے۔ یہاں اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر وہ چاہتا ہے۔ کہ بندہ ہی کوشش کرے۔ باوجود اس کو علم غیب ہونے کے۔ ہاں ایک چھوٹی بات بیان کرتا ہوں۔ جو احساسات پر اثر کرنیوالی ہے کیونکہ علمی بات لمبی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر آپکے اولاد ہے۔ یا اگر آپ کے عزیز رشتہ دار چھوٹی عمر کے ہیں تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ آپ کا دل چاہتا ہے کہ آپکے چھوٹے بچے رشتہ دار وغیرہ آپ سے سوال کریں۔ کیونکہ یہ محبت کے اُبھارنے کا ایک ذریعہ ہے سوال اظہار محبت کا نام ہے۔ اور محب اور محبوب دونوں اظہار محبت کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا محب بھی ہے۔ اور محبوب بھی ہے۔ پس اس کی یہ صفت طلب کرتی ہے کہ بندے اس سے سوال کریں۔ ہم تو دیکھتے ہیں۔ کہ بعض دفعہ بچوں کو تحریک کرنی پڑتی ہے کہ سوال کریں۔ چیز دکھا کر ہٹالی جاتی ہے۔ تاکہ وہ سوال کریں۔ اسمیں ایک راحت محسوس ہوتی ہے۔ بچہ سے محبت کے اظہار کا موقعہ ملتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے بھی بعض نعمتوں کے حصول کا ذریعہ یا بعض نعمتوں کی زیادتی کا ذریعہ دعا کو مقرر فرمایا ہے۔ تاکہ لوگ نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں۔ بلکہ اظہار محبت بھی کریں ؞

بلاواسطہ طور سے اس کے فوائد یہ ہیں کہ دعا کرتے وقت ایک تو انسان کو اپنی کمزوریوں پر غور کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ دوسرے عظمت الٰہی پر نظر ہوتی ہے اگر دعا نہ ہو۔ تو اس طرح تفصیل کے ساتھ غور کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اور اگر اس طرح موقعہ نہ ملے۔ تو لوگ حقیقی عرفان الٰہی سے بالکل محروم رہ جائیں۔ پس چونکہ دعا عرفان الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اسلئے انسان کی روحانی ترقی کے لئے دعا کے طریق کا جاری کرنا ضروری تھا۔

۲۹/۴/۲۲

درخواست دعا کرنا

ایک دوست نے لکھا۔ کہ حضور سے دعا کی درخواست کرنے کا جوش نہیں پیدا ہوتا۔

حضور نے مسکراتے ہوئے جواب میں لکھوایا۔

اس کی کئی صورتیں ہوتی ہیں (۱) انسان کو یقین ہوتا ہے کہ میری دعا خدا سن لیتا ہے۔ تب اس کو ضرورت نہیں محسوس ہوتی۔ اور طبعاً درخواست کرنے کے لئے جوش نہیں پیدا ہوتا۔ جس طرح کہ ایسے شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ کہ جس کی دعا اتنی نہیں سنی جاتی۔ اگر یہ باعث ہے تو اس کا علاج اس رنگ میں تو ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جب تک ضرورت نہ ہو۔ توجہ نہیں ہوتی (۲) یا انسان کو اس شخص کے متعلق یقین نہیں ہوتا۔ جس سے درخواست کی جاتی ہے۔ یعنی یہ یقین نہیں ہوتا کہ اس کی دعا سنی جائیگی (۳) یا انسان کو مخفی طور پر دعا پر بھی یقین نہیں ہوتا۔ وہ خود تو بعض دفعہ کرلیتا ہے۔ مگر دوسرے سے کہتے ہوئے ابا کرتا ہے۔ اگر یہ وجہ ہو تو اسکو دور کرنا چاہیئے (۴) کبھی انسان دوسرے سے دعا کی تحریک کرتے ہوئے اسلئے رکتا ہے۔ کہ اس کے دل میں مخفی تکبر ہوتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ اس طرح میری ہتک ہو جائیگی۔ گو ظاہر میں محسوس نہ ہو مگر مخفی ضرور ہوتا ہے۔ اگر یہ مرض ہے۔ تو اس کا علاج بھی کرنا چاہیئے (۵) کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان جس شخص سے دعا کرانا چاہتا ہے۔ اس کے متعلق شیطان اسکو دھوکہ دیتا ہے کہ تیرا [illegible] دعا کرانے کا ذریعہ نہیں ہے۔ میں ایسا [illegible] نہیں ہوں۔ کہ میرے لئے کوئی دعا کرے۔ یا یہ کہ میں ان کے وقتوں کو کیوں ضائع کروں۔ میری تو معمولی ضروریات ہیں۔ اور ان کا وقت قیمتی ہے ایسے وساوس سے بھی انسان محروم رہ جاتا ہے۔ اگر یہ مرض ہے۔ تو اس کو دور کرنا چاہیئے۔ (۶) ایک اور باعث بھی ہوتا ہے۔ اور اسمیں انسان کا دخل نہیں ہوتا۔ وہ یہ کہ شامت اعمال کی وجہ سے جب اللہ تعالیٰ اسکو فوائد سے محروم رکھنا چاہتا ہے تو وہ اس ذریعہ سے اس شخص کی توجہ کو پھیر دیتا ہے جس سے کہ وہ اپنے مطلب کو حاصل کرسکتا ہے۔ اگر پہلے بیان کردہ امور میں سے کوئی وجہ نہیں۔ تو آخری ضرور ہے۔ اس کا علاج استغفار اور لاحول ہے۔

والسلام

7/5/22

سفری ملازمت اور روزہ

ایک صاحب نے لکھا کہ مجھے صبح ۷ بجے سے شام کے چار بجے تک پہاڑوں پر دورہ کرنا پڑتا ہے۔ اور بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اسلئے ماہ رمضان میں کوئی روزہ نہیں رکھ سکتا۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے کیا ملازمت چھوڑ دوں۔

حضور نے لکھوایا۔ کہ روزہ رکھنا چاہیئے۔ آپ اتنے دنوں زیادہ خرچ برداشت کر کے سواری کا کوئی انتظام کرلیں۔ روزہ نہیں چھوڑا جاسکتا۔

۵/۲۲ ۵

بیمار کا روزہ

ایک اور خط کے جواب میں لکھوایا۔ جو شخص روزہ رکھنے سے بیمار ہو جاتا ہو۔ خواہ وہ پہلے بیمار نہ ہو اس کے لئے روزہ معاف ہے۔ اگر اس کی حالت ہمیشہ ایسی رہتی ہو۔ تو کبھی اسپر روزہ واجب ہوگا اور اگر کسی موسم میں ایسی حالت ہو۔ تو دوسرے وقت رکھ لے۔ ہاں تقویٰ سے کام لیکر خود سوچ لے۔ کہ صرف عذر نہ ہو۔ بلکہ حقیقی بیماری ہو۔

۵/۲۲ ۵

غیر مبایعین کے متعلق چند سوال اور اُن کے جواب

ایک شخص نے غیر مبایعین کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ سے چار سوال دریافت کئے۔ جن کے حضور نے اپنے قلم سے جواب تحریر فرمائے۔ وہ سوال اور جواب حسب ذیل ہیں:۔

(۱) کیا غیر مبایعین احمدی اصحاب کا جنازہ پڑھ لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ جائز ہے۔ بلکہ اگر کوئی اور جنازہ پڑھنے والا نہ ہو۔ تو واجب ہے۔

(۲) کیا غیر مبایع امام کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جو غیر مبایع غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کا قائل نہیں۔ اس کے پیچھے بوقت ضرورت نماز جائز ہے۔

(۳) کیا غیر مبایعین کو یہودی یا مُرتد کے لفظ سے یاد کرنا ممنوع ہے یا نہیں؟

جواب:۔ گالی دینا خواہ کسی کو گالی دی جاوے منع ہے۔ مرتد اگر کافر کے معنے میں استعمال نہ کیا جائے۔ تو غیر مبایعین کے لئے یہ لفظ استعمال ہو سکتا ہے۔ مگر ان الفاظ سے حتی الوسع مؤمن کو اجتناب کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دوسرے کا دل دکھانا اسلامی طریق کے خلاف ہے۔

(۴) کیا غیر مبایعین سے رشتہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جائز ہے مگر اسی طرح جائز ہے جیسے ایک غیر احمدی سے جائز ہے کوئی مومن اپنی لڑکی کا ایمان خطرہ میں نہیں ڈال سکتا۔ جب تک وہ خود کمزور ایمان کا نہ ہو۔

تعبیر الرؤیا

ایک شخص نے اپنے خواب کی تعبیر دریافت کی کہ بکرے کا گوشت پکا ہوا کھایا ہے۔ نیز آم جو بہت لذیذ تھا۔ حضور نے فرمایا:۔ گوشت کا پکا ہوا کھانا اچھا ہے۔ آم سے مراد نیک اولاد ہے۔

سینما دیکھنا

ایک دوست کو تحریر فرمایا۔ نماز تو رکن اسلام ہے۔ جو نماز نہیں پڑھتا وہ خدا کے نزدیک مسلمان نہیں اور سینما اپنی ذات میں ناجائز نہیں۔ اسمیں ناجائز بات ہو تو ناجائز ہے۔ مگر جو دین کی خدمت نہیں کرتا اور سینما دیکھتا ہے۔ وہ بُرا کرتا ہے۔

ایسوسی ایشن میں شمولیت

مختلف جگہ آجکل ملازمین کی ایسوسی ایشن قائم ہو رہی ہیں اور احمدی دوست جو ملازم ہیں۔ حضور سے ان میں شمولیت کے متعلق دریافت فرماتے ہیں۔ ایک صاحب نے ایسوسی ایشن کے متعلق دریافت کیا تو حضور نے فرمایا:۔ اگر یہ شرط کر لیجائے کہ کسی شکایت کی وجہ سے خواہ جائز ہو یا ناجائز اس ایسوسی ایشن کو سٹرائک کا حق نہ ہوگا۔ تو اسمیں شامل ہونا جائز ہے۔

۱۴/۵

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(نوشتہ منشی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی)

بقیہ ۲۰۔ اپریل ۱۹۲۲ء

آجکل کے صوفیاء

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں بھی اس قسم کے اذکار کرنے والے لوگ خراب ہو رہے ہیں۔ خود صوفیا میں نہ توکل ہے۔ نہ حقیقی نیکی ہے۔ نہ عملاً تبدیلی سوائے شاذ و نادر کے نہیں ہے۔ خدا اور رسول کے بتائے ہوئے اوراد سے تو لاکھوں کو فائدہ ہوا ہے۔ لیکن یہاں خود ان میں عملاً اس کا فائدہ نظر نہیں آتا۔ جس زمانہ میں صرف قرآن اور حدیث پر عمل ہوتا تھا۔ اس زمانہ کے لوگوں کے حق میں رحمۃ اللہ علیہ کہا جاتا ہے۔ اور موجودہ زمانہ کے لوگوں کا یہ حال ہے کہ تیرھویں صدی سے تو درندوں سے بھی بیان کیا جاتا ہے کہ پناہ مانگی ہے۔

حقیقی ذکر اللہ

پھر سوال کیا کہ اللہ اور رسول کی تعلیم کے مطابق ورد بتایا جائے۔ ہم جنگل کے لوگ ناواقف ہیں۔

اسپر فرمایا کہ استغفار۔ الحمد۔ درود۔ تسبیح سبحان اللہ و بحمدہ و سبحان اللہ العظیم بہت پڑھے۔ خالی سبحان اللہ استغفر اللہ پڑھنے کے بھی کئی طریق ہیں۔ موٹا طریق یہ ہے کہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ دوسرا استغفار یہ ہے:۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔

درود شریف۔ فارغ وقتوں میں جبکہ توجہ دوسری طرف نہ ہو۔ پڑھا کرے۔ تعداد کے متعلق حدبندی کی ضرورت نہیں ہے۔ رات کا وقت بہتر ہے۔ حد یہی ہے کہ جس حد تک کہ طبیعت میں رغبت موجود ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مختلف حالات کے ماتحت مختلف احکام دیئے ہیں۔ بطور بازوں کے واسطے تین تین دفعہ

نماز کے بعد سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر کا ورد کرنا فرمایا ہے۔ بعض کو گیارہ تک کا بعض کو تینتیس تک کا حکم دیا ہے۔ جب تک طبیعت میں ملال نہ ہو۔ تنگی نہ ہو ذکر کرنا ہے۔ صبح کے وقت تک تہجد کے بعد ذکر کرتا ہے۔ نماز صبح کے بعد قرآن پڑھنے۔ یہ بھی ذکر ہے سنت یا نوافل کی نماز بھی ذکر ہے۔ امام کے انتظار کے وقت میں سورۃ فاتحہ۔ لاحول۔ تسبیح۔ تکبیر پڑھنا یہ سب ذکر قرآن مجید اور احادیث میں مذکور ہیں۔ پھر جو شخص پہلی صف میں جگہ لیتا ہے۔ اس کو اونٹ کی قربانی کا ثواب ہے۔ اور جو شخص دوسری صف میں جگہ پاتا ہے۔ اس کو گائے کی قربانی کا ثواب ہے۔ اور امام اسوقت آئیگا۔ جبکہ لوگ آجائینگے۔ اس لئے اول صف میں جگہ لینے والا سب سے زیادہ امام کا انتظار کریگا اور انتظار کا وقت ذکر کرنے میں خرچ کرے گا۔ غرضکہ اگر یہ انتظار کا وقت اور ہر ایک فرض اور نفل نماز کا وقت جمع کیا جائے۔ تو اوسطاً ساڑھے گھنٹے روزانہ ذکر کا وقت نکل آتا ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ اس سے زیادہ ذکر کرنے کی فرصت کس کو مل سکتی ہے۔ بات اصل یہ ہے کہ جو خدا اور رسول کے فرمائے ہوئے ذکر عمل چھوڑ بیٹھا وہ دوسرے [illegible] توجہ کرتا ہے۔ ورنہ اگر مسنونہ ذکر کو پورے طور پر ادا کرے۔ تو دوسرے ذکروں کی فرصت ہی انہیں ملتی۔

صفات اللہ پر غور کرنے کا طریق

پھر اس شخص نے پوچھا کہ صفات الٰہیہ پر غور کرنے کا طریق کیا ہے؟ فرمایا کہ بہتر طریق تو قرآن ہے۔ اسمیں مثال کے طور پر صفات الٰہی پیش کئے گئے ہیں اس طرح اچھی سمجھ آجاتی ہے۔ علاوہ ازیں دعا کا وقت ہے دعا میں حسب عادت مناسب موقعہ صفات الٰہیہ کا استعمال کیا جاوے۔ مثلاً دعا کرتے وقت یا سمیع الدعا کے نام سے اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے۔ رزق کے واسطے دعا کرتے وقت یا رزاق کے نام سے دعا کی جائے۔

قابل افسوس

"ہر ایک جو ٹھوکر کھاتا ہے افسوس کے قابل ہے مگر اسکی حالت بہت ہی قابل افسوس ہے۔ جو دوسرے کو ٹھوکر کھاتے ہوئے دیکھتا ہے اور پھر نہیں سنبھلتا" خلیفہ ثانی تحفہ ویلز ۔

خطبۂ نکاح

رقابت سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

۱۳؍ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء

مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

انسانی تعلقات میں ترقی یا بگاڑ دو جانوں کے تعلق سے ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں باتیں ایک لفظ سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو رقیب کا لفظ ہے۔ تمام تعلقات میں ترقی یا بگاڑ کا موجب رقابت ہوتی ہے۔ انسان کا یہ خیال کہ دوسرا میرے اندرونے پر نظر ڈال رہا ہے یا خود اسکا اس بات کی طرف توجہ کرنا کہ دوسرے کے عیب معلوم کرے۔ اس سے بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ رقابت کا خیال ہی خرابیاں پیدا کرتا ہے یا اصلاح کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی رقیب ہے۔ انسان کے [illegible] کو جانتا ہے مگر اس کا علم کسبی نہیں بلکہ ذاتی [illegible] کی مثال ایسی ہے [illegible] آئینہ۔ کہ جو کچھ اس کے سامنے ہوتا ہے [illegible] پڑتا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے تجسس جیسے جاہلانہ طریق کے لئے کسی علم کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خدا کا علم ازل سے ہے۔ اور بغیر ارادہ کے ہے۔ اسلئے خدا کو تجسس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بندے کو تجسس کی ضرورت ہے میاں بیوی میں بھی اسی رقابت کے باعث جھگڑا ہوتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کے افعال کی کرید میں لگ جاتے ہیں۔ انسانوں سے غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ جب تجسس ہو گا۔ تو دوسرے کو مجرم ٹھیرایا جائیگا۔ اور فساد بھی ہو گا۔ اور ایک دوسرے کو آپس میں اعتبار نہ ہو گا اور جب اعتبار نہ رہا۔ تو محبت نہ رہیگی۔

رقابت مفید بھی ہوسکتی ہے۔ یہ خیال کہ غیر دیکھ رہا ہے اصلاح کا موجب بھی ہوتا ہے۔ اور جب عیب دور ہو جائے تو محبت بھی بڑھ جاتی ہے۔ اگر یہ معلوم اور یقین ہو کہ لوگ گو میرے خلاف تجسس کرتے ہیں۔ مگر میرا نگران اور محافظ اور رقیب زبردست بھی ہے۔ تو انسان اس قسم کے لوگوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ کیونکہ جب وہ سمجھتا ہے کہ غیر دیکھنے والا تو میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ مگر خدا جو میرا نگران ہے۔ وہ مجھ کو سزا بھی دے سکتا ہے۔ اسلئے وہ اپنی حالت کی اصلاح بھی کر لیتا ہے۔

نکاح کے موقع پر جو آیات رکھی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک آیت میں یہ بھی آتا ہے۔ ان اللّٰہ کان علیکم رقیباً (پارہ ۴ ع ۱۲) اگر خدا تعالیٰ کا خوف مدنظر ہو اسکو خوش کرنے کے لئے اس کے احکام کی اطاعت ہو۔ اور اپنے نفس کا خود محاسبہ کیا جائے۔ تو کسی کی رقابت کا کوئی خوف باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جب نگرانی کر رہا ہے۔ تو کسی کو تجسس کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ مثلاً دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہوں۔ اور کوئی ایسی ہستی آجائے۔ جس سے دونوں ڈرتے ہوں تو دونوں اپنے جھگڑے کو چھوڑ دینگے۔ اسی طرح میاں بیوی کا ایک دوسرے کا تجسس بیکار ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی نظر دونوں پر ہے۔ اور وہ دونوں کو سزا دے سکتا ہے۔ دو آدمیوں کی لڑائی اسی وقت تک ہوتی ہے جب تک ان کو تیسرے زبردست کا خوف نہ ہو۔ مگر جب معلوم ہو کہ ایک تیسرا زبردست سر پر آ گیا تو دونوں کی لڑائی ختم ہو جاتی ہے۔ گو یہ علمی نکتہ ہو۔ مگر یہ بات تجربہ شدہ ہے۔ کہ میاں بیوی میں جھگڑا رقابت سے ہی ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ رقابت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں میں بھی تھی۔ ان کو ٹوہ لگ جاتی تھی کہ رسول اللہ دوسری بیوی کے ہاں دیر تک کیوں ٹھہرے رسول کریم ؐ کا قاعدہ تھا کہ روزانہ علاوہ باری کے سب بیویوں کے ہاں جاتے تھے۔ کہ شاید کسی کو کسی چیز کی ضرورت ہو۔ ایک بیوی اس قبیلہ کی تھیں۔ کہ وہاں عمدہ شہد ہوتا تھا۔ آپ کو شہد مرغوب تھا۔ وہ بیوی آپ کو شہد کا شربت بنا کر پلایا کرتی تھیں۔ اس اہتمام میں دیر بھی ہو جاتی تھی۔ دوسری بیویوں کو یہ دیر ناگوار ہوئی شہد میں ایک قسم کی ہیک سی ہوتی ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی خالص ہو۔ بیویوں نے مشورہ کیا کہ آپ اب جب آئیں۔ تو آپ کو کہا جائے۔ کہ آپ کے منہ سے بو آتی

مُسلمان قیدیوں کے متعلق گورنمنٹ ہند کو چٹھی

بخدمت جناب پرائیویٹ سکرٹری ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل کشور ہند ۔

جناب من! مفصلہ ذیل عرضداشت حضور وائسرائے بہادر کی خاص توجہ مبذول کرانے کے لئے پیش کرتا ہوں ۔ امید کہ موجودہ واقعات ہند کو مدنظر رکھتے ہوئے میری ان عاجزانہ تجاویز پر ہز اکسلنسی ہمدردانہ غور فرمائینگے ۔

ماہ رمضان المبارک غالباً ۲۸ ماہ اپریل ۱۹۲۲ء کو شروع ہو گا ۔ اس ماہ مبارک میں مسافروں اور بیماروں کے سوائے ہر مسلمان پر فرض ہے ۔ کہ وہ روزہ رکھے ۔ ایک طرف ماہ رمضان میں طلوع صبح سے لیکر غروب شمس تک کھانے پینے سے بکلی پرہیز کرنا پڑتا ہے ۔ دوسری طرف روزانہ عبادات کے علاوہ مزید عبادات کا حکم ہے ؛

مُسلمان اس مہینہ میں حتی المقدور کوشش کرتے ہیں کہ وہ اپنے دلوں کو پاک کریں ۔ اور پوری طرح اسلامی احکام بجا لائیں ۔ اور اپنے تعلقات کو خداوند کریم سے مستحکم کریں ۔ اور ہر ایک قسم کے گناہ سے اپنے آپکو حسب استطاعت بچائے رکھیں ۔ لہذا ماہ رمضان المبارک ان روزہ داروں کیواسطے جو پوری طرح احکام کی تعمیل کرتے ہیں ۔ اخلاقی اور روحانی ترقی کا ذریعہ ہے ۔

مسلمان قیدی قانون روزہ داری سے مستثنیٰ نہیں رکھے گئے ۔ پس اس لحاظ سے کہ سلطنت برطانیہ ہمیشہ اخلاق کی اشاعت میں کوشاں رہتی ہے ۔ اور شہنشاہ معظم کی رعایا کے مذہبی احساسات کا خاص طور پر احترام کرتی ہے ۔ اور سزائے جیل بھی اخلاقی حالت کو درست کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے ۔ اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے گورنمنٹ ہند مفصلہ ذیل احکام صادر فرمائے :۔

(۱) سارے مسلمان قیدیوں کو خواہ وہ پولیٹیکل قیدی ہوں یا دوسرے ۔ جو بھی روزہ رکھنا چاہیں ۔ انہیں سحری کے وقت دو بجے سے لیکر چار بجے تک اور شام کو فوراً سورج غروب ہونے پر کھانا کھانے کی اجازت دی جائے ؛

(۲) رمضان المبارک میں انکو مشقت سے تعطیل دیجائے یا زیادہ سے زیادہ برائے نام مشقت لیجائے ؛

(۳) اسلامی جماعتوں اور سوسائٹیوں کو لکھا جائے ۔ کہ وہ حافظ قرآن مہیا کریں تاکہ وہ نماز تراویح میں ساڑھے آٹھ بجے شام سے لیکر ساڑھے دس بجے شام تک انہیں قرآن کریم سنائیں ؛

دوسری تجویز کے متعلق خاکسار کو یہ عرض کرنا ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں مشقت جیل سے تعطیل قیدیوں کے لئے عملی طور پر آرام دہ نہیں ہوگی ۔ کیونکہ روزہ رکھنا اور عبادات میں مشغول ہونا خود کافی مشقت ہے ۔ اسلئے بحالت روزہ دار ہونے کے مشقت جیل بالکل ناقابل برداشت ہوگی ۔ پس رمضان شریف میں مشقت سے تعطیل درحقیقت تعطیل نہیں ہے جس سے قیدیوں کو آرام ملیگا ۔ بلکہ بحالت روزہ قیدیوں کی جسمانی اور اخلاقی حالت کی ترقی کا ایک بہتر ذریعہ ہو جائینگی ۔ اور کسی طرح بھی یہ تجویز جیلخانہ کی حکمت عملی کے منافی نہیں ہو سکتی ؛

تیسری تجویز کے متعلق کہ دو گھنٹوں کیلئے کسی حافظ قرآن کو احاطہ جیل میں بغرض نماز معہ مسلمان اہلکاروں کی موجودگی میں اجازت دینا جیلخانہ کے انتظام میں خلل انداز متصور نہیں ہو سکتا ۔ اگر حضور وائسرائے بہادر ان تجاویز کے ساتھ متفق ہو جائینگے ۔ اور اس کے مطابق احکام کا اجرا ہو کر سرکاری طور پر انکی اشاعت کر دی جائیگی ۔ تو مسلمانان ہند خصوصیت سے گورنمنٹ کے شکر گزار ہونگے ۔ اور گورنمنٹ کے خلاف جو شبہات ڈالے جاتے ہیں ۔ وہ بھی کسی حد تک دور ہو جائینگے دیگر مذاہب کے قیدی بھی اس طرز سے مذہبی عبادات کی طرف شوق محسوس کرینگے ۔ اور اسطرح چند سالوں میں ہندوستان میں اخلاقی اصلاحات ترقی پذیر ہو جائینگے اور یہی وہ چیز ہے جو تمام گورنمنٹیں جیلخانہ کی سزاؤں سے حاصل کرنا چاہتی ہیں ؛

ایڈیشنل سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ قادیان

"وکیل" اور "الفضل"

(ایک غیر احمدی مُسلمان کے قلم سے)

گو میں احمدی نہیں ۔ لیکن الفضل کو نہایت غور سے پڑھتا ہوں ۔ کیونکہ اس میں "احمدیت" کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ اسلام کی بہت کچھ تبلیغ ہوتی ہے ۔ اسلئے مجھے اس سے ایک گونہ اُنس ہے ۔ مجھے ۱۷ اپریل کے الفضل کے مقالہ افتتاحیہ میں یہ دیکھ کر صدرجہ افسوس ہوا ۔ کہ ایک نو مسلم محض اس بناء پر اسلام سے پھر گیا کہ وہ احمدی فرقہ کے مولوی کے ہاتھ پر اسلام لایا تھا ۔ اور بدیں وجہ دوسرے فرقہ کے مُسلمانوں نے اس کے اسلام پر مہر نہ کی ۔ بلکہ بعض تعلیم یافتہ مُسلمانوں نے بھی اس سے علانیہ کہا کہ احمدی فرقہ میں مسلمان ہونے سے تمہارا اپنے آبائی مذہب پر رہنا ہی بہتر تھا یہ واقعہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے صدرجہ افسوسناک ہے ۔ میں نے اپنی عمر میں کوئی ایسا واقعہ نہیں دیکھا ۔ اشاعت اسلام تمام عقاید کے مسلمانوں کا فرض ہے جسے اپنے اپنے طور پر ادا کرنا چاہیئے نہ کہ جو اس فرض کو انجام دے ۔ اس کے رستہ میں رکاوٹیں ڈالنی چاہئیں ۔ مسیحی فرقوں کی جدوجہد قابل ستائش ہے ۔ کہ اپنے اپنے طور پر غیر عیسائیوں کو عیسائی بنانے میں مصروف ہیں اور بڑی سُرعت کے ساتھ اپنا کام کر رہے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ روئے زمین پر مختلف عیسائی فرقوں کے مشنری غیر مسیحیوں کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے میں مصروف ہیں ؛

مجھے الفضل الرسی کا مقالہ افتتاحیہ پڑھکر بھی بڑا افسوس ہوا احمدی فرقہ نے جو ایڈریس شہزادہ ویلز کو دیا تھا اس کے ایک خاص حصہ پر وکیل کا اعتراض بالکل غلط تھا کیونکہ رسول مقبول صلعم کی بعثت کو تو ابھی ۱۳۴۰ برس ہی گذرے ہیں ۔ مجھے حیرت ہے کہ وکیل مسلمانوں کا سیاسی اور مذہبی ترجمان ہے ۔ کہ مذہبی ترجمان ۔ اسلئے اسے خالص مذہبی امور میں اپنی ٹانگ بغیر اڑائی چاہیئے ۔ اور اپنی ذات کو ہر بحث کا ہدف نہیں بنانا چاہیئے کہ "مان نہ مان میں تیرا مہمان"

"وکیل" احمدیوں اور انکے ترجمان الفضل سے تو دست بگریبان ہونے پر اُتر آیا ۔ مگر اس سے غافل وہ ہر اسلامی جماعت کے ترک موالات کرنے کے مخالف ہیں ۔ اگر وکیل مولانا

عرق خضاب نمونہ شباب

ہندوستان کا مشہور معروف ہر دلعزیز خضاب۔ ایسا مفید اور ارزاں صرف ایک شیشی کا نفیس خوشبودار وبیضرر عرق جو بالوں کو مثل قدرتی کے پختہ خوشنما سیاہ کرتا ہے۔ ولایت اور ہندوستان میں ابھی تک ایجاد نہیں ہوا۔ باندھنے کی دقت نہیں۔ اشتہار ہذا کو معمولی خیال نہ فرماویں۔ ہم بفضلہ دروغگوئی کو لعنت اور دھوکا بازی کو مذہبی اور اخلاقی جرم سمجھتے ہیں۔ بجائے اس بے نظیر عرق خضاب نمونہ شباب کے کوئی دوسرا عرق خضاب خرید کر تکلیف ونقصان نہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی یک اونس معہ برش ۹ر علاوہ محصول وغیرہ زیادہ کے خریداروں سے خاص رعایت۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔

پتہ:۔ منیجر کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب (قادیان)

انجینیرنگ سکول لدھیانہ سے پشاور میں

بوجوہات چند در چند جنوری ۲۲ء سے یہ سکول باجازت جناب چیف کمشنر صاحب بہادر صوبہ سرحدی۔ لدھیانہ سے پشاور میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے سکول کیلئے سابقہ کوتوالی بلڈنگ کا کل بالائی حصہ منظور فرمایا اور جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم نے پشاور میں اس سکول کے مفید ثابت ہونے پر لوکل گورنمنٹ کی سرپرستی کا وعدہ فرمایا۔ اور اپریل ۲۲ء سے کسی پٹھان طالبعلم کیلئے وظیفہ بھی منظور فرمایا۔ سکول کی حیرت انگیز ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور انجینیرنگ صاحبان کے معائنہ جات سے ہو سکتا ہے۔ پرنسپل مسٹر محمد سکندر خانصاحب سول انجینیر ہیں۔ جو بیس سال تک انجینیرنگ کالج حیدر آباد دکن میں پرنسپل رہ چکے ہیں۔ انٹرنس تک کی تعلیم کے طلباء اوورسیر کلاس میں اور مڈل تک کی تعلیم کے طلباء سب اوورسیر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئیے۔ منیجر انجینیرنگ سکول (پشاور)

ایک مکان رہن یا قیمۃ ملتا ہے

دارالامان میں ایک مکان ہے۔ پختہ جو ہنڈر ۵ روپیہ ماہوار کرایہ پر چڑھا ہوا ہے۔ جس کی گارنٹی دی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی صاحب رہن لینا چاہیں۔ تو دو ہزار روپے میں لے سکتے ہیں۔ ایک سال تک فریقین فک رہن نہیں کرا سکتے۔ اور چھوڑنے چھڑانے سے پہلے تین ماہ کا نوٹس دینا ہو گا۔ خط و کتابت معرفت مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے قادیان

آٹا پیسنے کی چکی

یا لوہے کا خراس ہلکا چلنے والا اور بیلنہ ہائے ہر قسم رس نکالنے والے جس سے شکر گڑ تیار کیا جاتا ہے۔ کارخانہ میں تیار ہوتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام عمدہ صفا ہر قسم تیار کیا جاتا ہے۔ نرخ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔ مستریان غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری بٹالہ (گورداسپور)

تجرید بخاری

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاریؒ نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترکیب نے کتاب کو بہت ہی طویل کر دیا ہے۔ جس سے انتخاب میں وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی طرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دیا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈھنگ کا غذ پر چھاپا گیا ہے۔ جسے دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کیلئے ایک بیبہا تحفہ ہے۔ حجم سوا پانچسو صفحہ۔ قیمت عہ

منشی فیاضی

ملک الشعرائے دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جو ایک پرانے نسخہ سے بعد تصحیح چھاپا گیا ہے۔ حکمت و تصوف کا دریا جس کے ہر شعر پر وجد ہو جائے۔ حجم سوا سو صفحہ مجلد قیمت عہ محصول ڈاک ۱۲

ملنے کا پتہ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز متصل کٹرہ ولی شاہ۔ لاہور

بقیہ مضمون صفحہ ۲ کالم ۳

تو اشاعت اسلام سے تمہارا جتھہ بڑھیگا۔ اور اسطرح تمہیں دنیاوی ترقی بھی حاصل ہوگی۔ پس اشاعت اسلام سے تمہیں روحانی فائدہ بھی حاصل ہوگا۔ اور دنیاوی بھی اس لئے اس امر کے لئے دعائیں کرنا تمہاری ذات کے لئے بھی مفید ہے۔ اور اسلام کے لئے بھی۔ پھر تمہارا یہ

فرض

بھی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے مسلمانوں کو بنایا ہی اس غرض کے لئے ہے۔ کہ اسلام کی تبلیغ کریں۔ جب تمہارا یہ فرض ہی ہے۔ تو سمجھ لو کہ اس کے لئے دعا کرنا تمہارے لئے کس قدر ضروری ہے۔ پس اشاعت اسلام کے لئے دعائیں کرو۔ تاکہ تم ذاتی فائدہ بھی اٹھاؤ۔ اور اپنا فرض بھی ادا کرو۔ یہ تو ایسی بات ہے۔ کہ مسلمانوں کی حفاظت کیلئے ایک قلعہ بن رہا ہو۔ اور ایک لوہار اس کا دروازہ بنا رہا ہو۔ وہ دعا کرے۔ کہ دروازہ بن جائے۔ اس دروازہ کے بننے پر جہاں مسلمانوں کو فائدہ ہوگا اور اسے ثواب ملیگا۔ وہاں اسے مزدوری بھی ملیگی۔ چونکہ اشاعت اسلام ہمارا فرض ہے۔ اس لئے اگر ہم اس کے لئے دعائیں کرینگے تو خود بھی فائدہ اٹھائینگے۔ اور اسلام کو بھی فائدہ پہنچیگا۔

اسلام کی ترقی

کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرو۔ اور یہ بات یاد رکھ کے دعائیں کرو۔ کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور یہ بات ذہن میں جما کر کہ دعاؤں سے دنیا میں بڑے بڑے تغیرات ہوتے ہیں۔

اگر اس رنگ سے ہماری جماعت دعا کرے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ ایک قلیل عرصہ میں ہمیں دنیا میں عظیم الشان کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ اب تک کتنا عرصہ ہو گیا ہے مگر کوئی خاص کامیابی جس نے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا ہو۔ نہیں ہوئی۔ روحانی طور پر اور دلائل کے لحاظ سے تو عیسائیت اور دوسرے مذاہب کچلے جا چکے ہیں۔ مگر ظاہری طور پر تو نہیں کچلے گئے۔ ہم خواہ ہزار بار کہیں۔ کہ دلائل کے ساتھ ہم نے سب مذاہب کو کچل دیا ہے۔ لیکن

لوگوں کی نظر چونکہ ظاہر پر ہے۔ اور ہم ظاہری طور پر مذاہب کو کچلنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اس لئے لوگ تسلیم نہیں کر سکتے۔ اور ہمارے لئے یہ

ماتم کی بات

ہے۔ کہ جس کام کے کرنے کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں اس کا ابھی تک دروازہ کھلتا بھی نظر نہیں آتا۔ لیکن اگر تم گداز پیدا کر لو۔ اور اپنے آپ کو خدا کے حضور اس طرح گرا دو کہ گویا مر گئے ہو۔ تو یاد رکھو۔ کہ جو خدا کے حضور مرتا ہے۔ اسے خدا زندہ کرتا ہے۔ اور خدا کی نصرت ہر وقت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ پھر تمہارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ

خلیفہ وقت کیلئے دعا

کرو۔ ایک تو اس کا بدلہ کے طور پر دعا کرنی چاہئیے۔ کیونکہ جب خلیفہ تمہارے لئے دعا کرتا ہے۔ تو تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ اس کے لئے دعا کرو۔ میں یہ اپنے متعلق ہی نہیں کہتا۔ کیونکہ جس پر بوجھ ہوتا ہے وہ ذمہ دار ہوتا ہے۔ اور اس میں اپنے فرض کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے سب کیلئے دعائیں کرتا ہے۔ اور میں بھی تمہارے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ تمہیں بھی چاہئیے کہ میرے لئے دعائیں کرو۔ پھر اس لئے بھی۔ کہ اس کی کامیابی تمہاری کامیابی ہے۔ اس کا کام تمہارا کام ہے۔ تمہارے فرائض کو وہ ادا کرتا ہے۔ اس لئے اس کیلئے دعا کرنا اسلام کیلئے دعا کرنا ہے۔ کیونکہ وہ مرکز ہوتا ہے اور مرکز کے لئے جو روک آتی ہے۔ وہ ساری جماعت کیلئے روک ہوتی ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اس کیلئے دعا کرو۔ پھر اپنے

بھائیوں کیلئے دعا

کرو۔ جن کو تم جانتے ہو۔ اور جن کو تم نہیں جانتے۔ ان کیلئے بھی دعا کرو۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کیلئے دعا کرتا ہے تو فرشتے اس کیلئے دعا کرتے ہیں۔ اگر ایک دوسرے کیلئے دعا کرنے کی عادت ہو۔ تو آپس میں لڑنے جھگڑنے کی نوبت ہی کیونکر آ سکتی ہے۔ کیونکہ خیال آئیگا۔ کہ جب خدا تعالیٰ کے حضور میں اس کیلئے دعائیں کرتا ہوں۔ تو اس کے ساتھ کیوں لڑتا ہوں۔ پس میں ان دعاؤں کی خاص طور پر نصیحت کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی

کہتا ہوں۔ کہ جیسے پہلے میں نے بتایا ہے۔ پہلے اپنے آپ کو گداز بناؤ۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور ایسے گرو۔ کہ اس سے کچھ لیکر ہی آؤ۔ ذرا سوچو تو سہی۔ اس سے زیادہ بدقسمت اور کون ہو سکتا ہے۔ جو خدا کے حضور جائے۔ اور

خالی ہاتھ

واپس آجائے۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ خدا کے حضور کوئی ایسے سوز و گداز کے ساتھ گیا ہو۔ اور خالی ہاتھ آگیا ہو۔ اور میں یہ بھی نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کوئی خدا کے حضور جائے اور پھر خالی ہاتھ آجائے۔ تو وہ زندہ کس طرح رہ سکتا ہے۔ اس کی تو اسی وقت جان نکل جانی چاہئیے۔ کہ خدایا تیرے ہاں سے اگر میں خالی ہاتھ گیا۔ تو اور کہاں سے کچھ ملیگا۔

میرا تجربہ

ہے۔ کہ جب ذرا قبول ہونے والی دعاؤں سے قبول نہ ہونے والی دعاؤں کی نسبت بڑھ جاتی ہے۔ تو ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ کہ گویا ماتم بپا ہو گیا۔ اور ایسا کرب اور اضطراب پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ فوراً خدا کی رحمت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ جیسے میرا خدا ہے۔ ویسا ہی وہ تمہارا بھی خدا ہے۔ میں بھی اس کا بندہ ہوں۔ اور تم بھی اس کے بندے ہو۔ میرا کوئی خدا سے رشتہ نہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے حضور بصدق دل سے جاؤ سچے دل کے ساتھ جاؤ۔ اخلاص لیکر جاؤ۔ سوز و گداز لیکر جاؤ۔ اور پھر کچھ لیکر نہ آؤ۔ تو اس سے زیادہ بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے۔ لیکن میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ اگر ایسی حالت پیدا کر لو۔ تو کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹو گے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کے حضور سے ساری جماعت تھوڑا تھوڑا لیکر بھی آئے۔ تو سمجھ لو۔ کتنا ہو جائیگا۔

پس تم اخلاق فاضلہ کے لئے۔ علوم کے لئے۔ روحانیت کے لئے۔ اپنے بھائیوں کے لئے۔ عزیزوں کے لئے۔ خلیفہ کے لئے۔ تبلیغ دین کرنے والے مبلغوں کے لئے دعائیں کرو۔ اور اس رنگ میں کرو۔ کہ کچھ لے کر لوٹو۔ یوں خالی ہاتھ نہ لوٹو۔

ہندوستان کی خبریں

گورنر پنجاب شملہ میں شملہ۔ ۱۵ مئی۔ ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب کل شب کو شملہ پہنچ گئے حکومت پنجاب کے دفاتر آج کھل جائیں گے۔

روس اور ہندوستان کے درمیان تار کا سلسلہ شملہ ۱۵ مئی ایک روپیہ تین آنہ فی لفظ کی شرح سے انڈو یا طہران کے راستہ فرستندہ کی ذمہ داری پر یورپین روس میں تار بھیجے جا سکتے ہیں۔

مصر اور انگلستان کے درمیان وائرلیس شملہ ۱۵ مئی۔ ایسٹرن ٹیلیگراف کمپنی کا اعلان ہے۔ کہ ہندوستان میں تار وصول کئے جائیں گے۔ جن میں "قاہرہ وائرلیس" لکھا ہوگا اس سے یہ مقصود ہے کہ انگلستان سے قاہرہ تک بے تار کے ذریعہ تار موصول [illegible]ئے۔

موپلہ قیدیوں سے پتھروں کی کھدائی کا کام مدراس۔ ۱۷ مئی۔ مدراس میونسپلٹی نے ۵۰۰ موپلہ قیدیوں کو پلاوارن میں پتھروں کی کھدائی کے لئے دو سال تک ملازم رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بنگال کونسل کا پریذیڈنٹ لندن۔ ۱۵ مئی۔ لارڈ لٹن گورنر بنگال نے مسٹر ایچ۔ ای۔ اے کاٹن کو بنگال کونسل کی پریذیڈنٹی کا عہدہ پیش کیا ہے۔ کیونکہ موجودہ پریذیڈنٹ سر شمس الہدیٰ خرابی صحت کے باعث ریٹائر ہونے والے ہیں۔

وزیر تعلیم پنجاب کی طرف سے ایڈیٹر دیش کو نوٹس میاں فضل حسین وزیر تعلیم پنجاب نے ایڈیٹر دیش لاہور کو نوٹس دیا ہے کہ اخبار دیش مورخہ ۷ مئی میں ایک مضمون بعنوان "ہر دلعزیزی کہاں ہے" شائع ہوا ہے اسمیں آپ نے مجھ پر کئی غلط اور بے بنیاد اتہام لگائے ہیں۔ اور اس سے مجھے دلی صدمہ پہنچا ہے۔ اور میری حیثیت عرفی کو اس سے نقصان پہنچانا مقصود ہے۔ لہذا اس نوٹس کے پہنچنے کے پانچ روز کے اندر آپ فیصلہ کریں تو بہتر ورنہ آپ کے خلاف باقاعدہ کارروائی شروع کی جائیگی۔

کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کی تجاویز بمبئی ۱۴ مئی سٹیجر کانگریس کی ورکنگ کمیٹی نے کئی ریزولیوشن پاس کئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ کمیٹی نے کھدر کی برآورد اور خرچ کو ترقی دینے کے لئے سیٹھ جمنا لال بزاز صاحب کو ایک خاص محکمہ قائم کرنے کے اختیارات دئیے ہیں۔ اور اس کے لئے سترہ لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔ اس محکمہ کا مقصد یہ ہوگا کہ سودیشی کی ترقی کے متعلق اعلیٰ کھات کے باہمی کام کو متحد کرے۔ سوت دپارچہ کا ہندوستان بھر کے لئے معیار قائم کرے۔ اسکی تین خوبیاں ہونگی۔ یعنی ٹیکنیکل تعلیم پیداوار اور فروخت کمیٹی نے حکیم اجمل خاں مسٹر سرینواس آئنگر اور مسٹر گدوانی کی سب کمیٹی کو بدیں غرض مامور کیا ہے۔ کہ ملک میں قوم کی تعلیم کا سلسلہ پھیلانے اور اسمیں روپیہ لگانے کیلئے ایک اسکیم تیار کریں۔ بنگال کانگریس کمیٹی کی یہ درخواست کہ ۵۰ فیصدی چندہ سوراج فنڈ سے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو دیا جائے۔ نامنظور کر دی گئی۔

تلبیس سکہ کی پاداش میں سزا لاہور۔ ۱۷ مئی۔ امرتسر کے ایک گھڑی ساز تارا چند کو تلبیس سکہ کے جرم میں چار سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

ہندوستان کی پہلی میونسپل کمشنر عورت مدراس۔ ۱۷ مئی۔ مدراس میونسپل کارپوریشن کی درخواست کے جواب میں کہ وزیر حکومت خود اختیاری نے جسٹس دیویداس کی بیوی مسز ایم ڈی دیویداس کو میونسپل کمشنر نامزد کیا ہے۔

لاہور کی متنازعہ مسجد پر سرکاری قبضہ لاہور۔ ۱۷ مئی۔ لاہور کی متنازعہ مسجد پر آدھی رات کے قریب گورکھا فوج کے ایک دستہ چند گوروں۔ چند سکھ سواروں اور پانچسو کے قریب مسلح پولیس نے موقع پر آکر قبضہ کر لیا۔ اور چاروں طرف زبردست پہرے قائم کر دئیے۔ راتوں رات تمام راستوں کی ناکہ بندی کر دی گئی۔ اور اس حصہ کو جو غصب کردہ زمین پر بنایا گیا تھا۔ سرکاری مزدوروں کے منہدم کرانا شروع کر دیا گیا۔ پانچ چھ موٹر لاریاں اینٹیں وغیرہ اٹھانے کے لئے مامور تھیں۔ اینٹیں وہاں سے اٹھوا کر میو ہسپتال کے جدید ہسپتال کی عمارت کے قریب رکھی گئیں۔ یہ عمارت بلدیہ لاہور کی طرف سے تعمیر ہو رہی ہے۔ مجوزہ نقشہ کے مطابق مسجد کی عمارت کو قائم رکھا گیا۔ اور دکانیں جو مسجد کے پس پشت غصب کردہ زمین پر بنائی گئی تھیں۔ بالکل منہدم کر دی گئیں۔ مسجد کے سامنے جو اوپر چڑھنے کے لئے سیڑھیاں بنی تھیں۔ وہ بھی مجوزہ نقشہ کی زمین کے مطابق نہ تھیں۔ اس لئے وہ بھی گرا دی گئیں۔

غیر ممالک کی خبریں

دس ہزار یونانیوں کے قتل کا الزام لندن۔ ۱۵ مئی۔ مسٹر چیمبرلین نے پارلیمنٹ میں سوال دجواب کے وقت بیان کیا کہ اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ ترکوں نے ایشیائے کوچک میں دس ہزار یونانیوں کو قتل کر دیا ہے۔ گورنمنٹ یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ انگورا کے ترک جو وحشیانہ مظالم کر رہے ہیں۔ اور قلیل التعداد عیسائیوں کو جن کی حفاظت کا ذمہ گورنمنٹ برطانیہ نے لیا ہے۔ نکالنے کے لئے جو تدابیر عمل میں لا رہے ہیں۔ ان کے متعلق تحقیقات نہ کی جائے۔ لارڈ کرزن نے کہا کہ مسٹر چیمبرلین نے امریکہ فرانس اور اٹلی سے درخواست کی ہے کہ وہ برطانیہ کے ساتھ اشتراک عمل کریں۔ اور تحقیقات کرنے کیلئے اپنا ایک ایک افسر ایشیائے کوچک میں بھیجیں۔ اگر گورنمنٹ انگورہ نے تحقیقات کرنے کی اجازت نہ دی۔ تو گورنمنٹ کو تجاویز صلح کے متعلق اپنے رویہ پر دوبارہ غور کرنا پڑیگا۔

ولایت میں ریل کے کرایوں میں تخفیف لندن۔ ۱۳ مئی۔ انگلستان اور ویلز کی ریلوے لائنوں نے حال ہی آمد و رفت پر محصول میں تخفیف کر دی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سے تجارت کو ترقی ہوگی۔

آئرلینڈ میں کارخانوں پر مزدوروں کا قبضہ لندن ۱۵ مئی جنوبی آئرلینڈ کے مزدوروں نے جن کی اجرتوں میں تخفیف کی جا رہی ہے۔ [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)